سوال

(103) نماز قصر اور جمع کب ہوتی ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز قصر اور جمع کب ہوتی ہیں؟ اور کیسے ہوتی ہیں؟ (فتاوی الامارات: 78)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کب جب بھی سفر ہو گا۔ جب مسافر ہو گا تو ایسی صورت میں اس پر قصر واجب ہو گی اور نمازیں جمع کرنا اس کے لیے جائز ہو گا۔ جمع تو بسا اوقات مسافر کے علاوہ دوسرے بھی کرتے ہیں جیسے "استحاضہ" والی عورت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دو نمازوں کے درمیان جمع کرنے کی رخصت دی ہے کیونکہ وہ عورت استحاضہ کی وجہ سے معذور ہے۔

جیسا کہ اس ''استحاضہ'' کے علاوہ دوسرے اسباب کی بناء پر مردوں اور عورتوں کے لیے اقامت کی حالت میں نمازیں جمع کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ اس میں حرج پایا جائے کہ جب ہر شخص یہ چاہتا ہو کہ ہر نماز کو اپنے وقت پر ادا کرے۔

اس معنی پر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث کو محمول کیا جائے گا کہ جو "صحیح مسلم" میں ہے۔

"جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ، فِي غَيْرِ خَوْفٍ، وَلَا مَطَرٍ"، فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ؟ قَالَ: كَيْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ، وَفِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا أَرَادَ إِلَى ذَلِكَ؟ قَالَ: أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ "

صرف مسافر ہی پر جمع کرنا واجب نہیں ہے بلکہ حرج کی بات ہے کہ پائی جا رہی ہے کہ نہیں۔ اگر مسافر اپنا سفر جاری رکھے تو ایسی صورت میں کہ جب سفر جاری ہو تو دونوں نمازوں کے درمیان جمع کرے گا۔ اگر کہیں پڑاؤ ڈال چکا ہے ''ٹھہر چکا ہے'' ایسی صورت میں دو نمازوں کے درمیان جمع نہیں کرے گا۔ کہ جس طرح ابن قیم رحمة اللہ علیہ کا "زاد المعاد" میں یہی موقف ہے کہ جس کی تفصیل یہ ہے لیکن اس پر دلیل نہیں ہے۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کہ جس سے ابن قیم رحمة اللہ علیہ دلیل پکڑتے ہیں۔

"كَانَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ"

کہ جب ان کو سفر میں مشکل ہوتی تو دونوں نمازیں جمع کر لیتے۔ تو یہ حدیث بھی اس بات کی نفی نہیں کرتی کہ جب کہیں پڑاؤ ڈالنا ہو تو جمع کرے۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو انہی حدیث کے مطابق ایک ایسی چیز کے بارے میں خبر دے رہے ہیں کہ جو انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک حالت پر اطلاع پائی۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

حدیث کا منطوق تو صریح ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ جب سفر میں مشقت نہ ہو تو پھر جمع نہیں کرے گا۔ یہی قول لینا چاہیے کہ جس طرح ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی طرف گئے ہیں۔ اگر معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث نہ آتی کہ جو "موطا" وغیرہ میں ہے۔

"أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان نازلاً فی سفرہ إلی تبوک ، أو فی رجوعہ بن تبوک ، الشک منی ، فحضرت صلاۃ الظہر ، فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أي بن خیمتہ ، وأبر بالأذان فؤذن ، وبالصلاۃ فأقیمت فصلی الظہر والعصر"

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے موقعہ پر کسی جگہ اترے تو ظہر کی نماز کا وقت ہو رہا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکل کر اذان کا حکم دیا۔ پھر نماز کا حکم دیا۔جماعت کھڑی ہو گئی تو ظہر و عصر کی نماز پڑھی۔ تو یہ جمع تقدیم ہوگئی۔ اسی طرح جب مغرب کا وقت ہوا تو اذان کا حکم دیا اور جماعت کھڑی ہوئی تو مغرب و عشاء دونوں نمازیں پڑھ لیں۔ یہ جمع تقدیم کے مطابق تو یہ حدیث صریح ہے کہ اگر مسافر کہیں اتر چکا ہے تو وہ وہاں جمع کر سکتا ہے۔

جب ہم ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث معاذ کی حدیث کے ساتھ ملائیں گے تو نتیجہ خود بخود نکل آئے گا۔ کہ مسافر کے لیے دونوں صورتوں میں جمع جائز ہے چاہے سفر کر رہا ہو یا کہیں ٹھہر چکا ہو۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

نماز کا بیان صفحہ:205

محدث فتویٰ